© rasailojaraid.com

يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا"

(صحیح مسلم ص ۲۷۸ ج ۱ بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، سنن ابی داؤد مع عون المعبود ج ۱، ص ۴۹۴، ۴۹۵ - بَابُ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ)

"(حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد بیان کرتے ہیں کہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہم آنحضرت کے دورِ مبارک میں سورج غروب ہونے کے بعد اور نمازِ مغرب سے قبل، دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔" میں نے پوچھا "کیا خود رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ رکعتیں پڑھی ہیں؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، "آپؐ ہمیں پڑھتے دیکھا کرتے تھے۔ چنانچہ نہ تو آپؐ نے ہمیں اس کا حکم دیا اور نہ ہی اس سے روکا!"

معلوم ہوا کہ آپؐ نے سکوت اختیار فرماتے ہوئے اس عمل پر رضامندی کا اظہار فرمایا۔ ورنہ ناپسندیدگی کی صورت میں آپؐ قطعاً خاموش نہ رہتے اور اس سے منع فرما دیتے۔

۷۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ إِنْ كَانَ الْمُؤَذِّنُ لَيُؤَذِّنُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُرٰى أَنَّهَا الْإِقَامَةُ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ (سنن ابنِ ماجہ ص ۸۲ بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ)

"علی بن زید کا بیان ہے، میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ" آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں جب اذان ہوتی تو مغرب سے قبل دو رکعت پڑھنے والوں کی کثرت دیکھ کر یوں معلوم ہوتا گویا اقامت ہو چکی ہے۔"

پس مذکورہ بالا قولی، فعلی، تقریری احادیث سے ثابت ہوا کہ مغرب سے قبل دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے۔ لہٰذا ائمہ کرام کو چاہیئے کہ اذان اور اقامت کے مابین اتنا وقفہ ضرور دیا کریں کہ دو رکعت نماز پڑھی جا سکے۔ تاکہ جو نمازی اس سنت پر عمل کرنا چاہیں وہ عمل کر سکیں۔

(۲)

۱۔ تصویر بنانا، بنوانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

۲۔ تصویر اگر جیب میں ہو تو نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

۳۔ اگر تصویر شرعاً منع ہے تو اہلحدیث حضرات کیوں تصویریں کھنچواتے ہیں؟

الجواب: واضح رہے کہ تصویر کی دو صورتیں ہیں۔ ایک جاندار چیزوں کی تصویر، دوسری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بے جان چیزوں کی تصویر۔ جاندار کی تصویر کا بنانا، بنوانا اور اس کی خرید و فروخت کرنا سب ممنوع اور ناجائز ہیں۔ اس بارہ میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دیگر کتب حدیث میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ ہم بالاختصار چند احادیث مع ترجمہ ذکر کرتے ہیں، جن سے مسئلہ کی صورت واضح ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ!

۱۔ "عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَةُ بَیْتًا فِیْهِ کَلْبٌ وَلَا تَصَاوِیْرُ۔"
(صحیح بخاری و صحیح مسلم، بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳۸۵/۲)

"حضرت ابو طلحہ رض فرماتے ہیں، آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس گھر میں کتے اور تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔"

۲۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَتْرُكُ فِیْ بَیْتِهٖ شَیْئًا فِیْهِ تَصَالِیْبُ اِلَّا نَقَضَهٗ۔"
(صحیح بخاری بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳۸۵/۲)

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر میں کوئی ایسی چیز سلامت نہ چھوڑتے جس پر تصویریں ہوتیں۔"

۳۔ "عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔"
(صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ ص ۳۸۵/۲)

"حضرت عبداللہ بن مسعود رض فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ "اللہ کے ہاں سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہوگا۔"

۴۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں "میں نے ایک مرتبہ ایک باتصویر تکیہ خریدا۔ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا تو دروازے پر ہی ٹھہر گئے اور اندر تشریف نہ لائے۔ میں نے آپ کے چہرے سے ناگواری محسوس کی۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرتی ہوں، مجھ سے کونسی خطا سرزد ہو گئی ہے؟" آپ نے تکیہ کے متعلق فرمایا،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"یہ کیا ہے؟" میں نے کہا، "یہ آپؐ کے ٹیک لگانے اور بیٹھنے کے لیے میں نے خریدا ہے۔" آپؐ نے فرمایا: "ان تصویر والوں کو قیامت کے روز عذاب کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جن چیزوں کو تم نے بنایا ہے، انہیں زندہ کرو۔" نیز فرمایا: "جس گھر میں تصویر ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے!"

(صحیح بخاری و صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳۸۵/۲)

۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں، میں نے آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ "ہر مصوّر جہنم میں جائے گا اور جس قدر تصاویر اس نے بنائی ہوں گی، ہر تصویر کے بدلے جسم بنائے جائیں گے۔ اور (اسی قدر) اس شخص کو عذاب دیا جائے گا۔" ابنِ عباسؓ نے فرمایا: "اگر ضروری بنانی ہو تو درختوں اور بے جان چیزوں کی تصویر بنا لیا کرو۔" (صحیحین بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳۸۶/۲)

پس ان احادیث سے معلوم ہوا کہ:

۱۔ جاندار چیزوں کی تصاویر شرعاً ممنوع ہیں۔ ان کا بنانا، بنوانا اور ان کی تجارت کرنا جائز نہیں۔

۲۔ تصویر اگرچہ ناجائز ہے تاہم اگر جیب میں کسی جاندار کی تصویر ہو (جیسے شناختی کارڈ، پاسپورٹ اور کرنسی پر ہوتی ہیں) تو نماز ہو جائے گی۔ اگرچہ بہتر یہی ہے کہ جیب میں تصویر نہ ہو۔

۳۔ دین میں کسی شخص یا قوم کا عمل و کردار حجت نہیں۔ اہلحدیث حضرات اگرچہ عقیدہ کے لحاظ سے سب سے افضل ہیں اور الحمد للہ عمل میں بھی یہ باقی تمام مسلمانوں سے آگے ہیں۔ اس کے باوجود ان کے بعض لوگوں میں عملی کوتاہی آگئی ہے۔ احادیثِ مذکورہ بالا وغیرہا سے چونکہ ثابت ہے کہ تصویر بنوانا جائز نہیں لہٰذا جو لوگ بنواتے ہیں انہیں اس سے بچنا چاہیے۔ البتہ بعض صورتیں ایسی ہیں جن میں تصویر سے بچنا مشکل ہو گیا ہے مثلاً پاسپورٹ، شناختی کارڈ، کرنسی اور تعلیمی اداروں میں داخلہ وغیرہ کے موقع پر۔ سو یہ تمام صورتیں اضطراری حیثیت رکھتی ہیں اور ان کا گناہ ان لوگوں کو ہو گا جنھوں نے یہ قانون بنایا ہے۔ اور جو لوگ یہ کاروبار کرتے ہیں وہ بھی مجرم ہیں۔ اگر یہ لوگ اپنا مجرمانہ کاروبار چھوڑ دیں تو یہ لعنت ختم ہو سکتی ہے۔ مگر اب اس مرض کا علاج مشکل ہو چکا ہے۔

اگر کسی کے علم کے بغیر تصویر کھینچ لی گئی اور وہ اس پر خوش بھی نہ ہو تو امید ہے کہ وہ گرفت سے محفوظ رہے گا۔ ان شاء اللہ! ——— واللہ اعلم بالصواب

© rasailojaraid.com